بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

علاماتِ قیامت

تالیف

خادم دینِ اسلام

منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

ملنے کا پتا:

جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک بی III گجر پورہ، چائنہ سکیم لاہور

0300-4274936, 042-36880028

www.seedharastah.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	”علاماتِ قیامت“
مؤلف	:	منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
		مدیر اعلیٰ ماہنامہ ”سیدھا راستہ“ لاہور
کمپوزنگ زیر نگرانی	:	صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم سی ایس)
کمپوزر	:	محمد عثمان علی یوسفی،
		محمد عظیم احمد یوسفی
کمپوزنگ سینٹر	:	ابوبکر کمپوزنگ سینٹر، چائنہ سکیم لاہور
		6846677
پروف ریڈرز	:	صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی
		حافظ رضوان یوسفی
پہلی مرتبہ	:	۳۰۰۰
اشاعت	:	جمادی الاول ۱۴۲۷، جون ۲۰۰۶ء
ہدیہ	:	۳۰ روپے
ناشرین	:	صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (M.C.S)
		صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی
		صاحبزادہ محمد ابوبکر یوسفی زمزمی

☆☆☆

☆☆

www.seedharastah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضامین	صفحہ
۱۔	سرورق۔	۱
۲۔	فہرست مضامین۔	۳
۳۔	بہ فیضان نظر۔	۵
۴۔	انتساب۔	۶
۵۔	پیش لفظ۔	۷
۶۔	علامات قیامت اور اعتقاد محدثین۔	۸
۷۔	اُمت کی پندرہ خصلتیں۔	۸
۸۔	حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔	۹
۹۔	حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔	۱۰
۱۰۔	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔	۱۰
۱۱۔	حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔	۱۱
۱۲۔	حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔	۱۲
۱۳۔	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔	۱۲
۱۴۔	حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور اُن کے حالات۔	۱۳
۱۵۔	حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں۔	۱۳
۱۶۔	حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔	۱۴
۱۷۔	حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی شکل وصورت۔	۱۴
۱۸۔	حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں۔	۱۴
۱۹۔	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔	۱۶
۲۰۔	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔	۱۶
۲۱۔	حضرت ابواسحاق بیان فرماتے ہیں۔	۱۷
۲۲۔	حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔	۱۷

۲۳۔ دجّال۔ ۱۷
۲۴۔ دجّال اصغر۔ دجّال اکبر۔ ۱۸
۲۵۔ دجّال کا حلیہ۔ دجّال کی آنکھ۔ ۱۹
۲۶۔ مسیح الدجّال۔ ۱۹
۲۷۔ مسیح ابن مریم علیہ السلام۔ ۲۰
۲۸۔ اصل دجّال کون؟ ۲۰
۲۹۔ دجّال کی دونوں آنکھوں کے نیچے لکھا ہے ”ک۔ف۔ر“۔ ۲۰
۳۰۔ دجّال کا پانی اور آگ۔ ۲۱
۳۱۔ دجّال کی جنت اور دوزخ۔ ۲۱
۳۲۔ دجّال کثیر بالوں والا۔ ۲۲
۳۳۔ دجّال پستہ قد ٹیڑھے پاؤں والا۔ ۲۳
۳۴۔ دجّال سے دور رہنے کا حکم۔ ۲۳
۳۵۔ سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات مبارکہ برائے امان۔ ۲۳
۳۶۔ دجّال کی تیز رفتاری۔ ۲۴
۳۷۔ دجّال کے بارے میں اعتقاد مومن۔ ۲۶
۳۸۔ لوگ دجّال سے بھاگیں گے۔ ۲۸
۳۹۔ ستر ہزار یہودی دجّال کے پیروکار۔ ۲۸
۴۰۔ دجّال کا مدینہ منورہ میں داخلہ ممنوع۔ ۲۹
۴۱۔ دجّال کو فرشتے شام کی طرف پھیریں گے۔ ۳۰
۴۲۔ دجّال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہوگا۔ ۳۰
۴۳۔ مقتل دجّال۔ ۳۱
۴۴۔ ہر دروازے پر فرشتے۔ ۳۱
۴۵۔ وہ ذلیل ہے۔ ۳۱
۴۶۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتنہ دجّال سے پناہ مانگتے۔ ۳۲

بہ فیضانِ نظر

قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت،
نیّرِ اوجِ شرافت، مصرِ محبت، زبدۃ العارفین،
پیکرِ صدق وصفا، عاشقِ رسول، فنا فی الرسول،
پروانۂ توحید ورسالت، امین علم لدنی،
حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی
رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

مرکزِ انوار وتجلیات
آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر ۱۷۶ اگ۔ب، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

انتساب

یہ کتاب بندہ ناچیز اپنے پیر و مرشد عالم یلمعی، فاضل لوذعی، پیر طریقت رہبر شریعت، امین علم لدنی، حضرت قبلہ علامہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب علیہ الرحمہ اوران محدثین کرام کے جن کے اعتقادیات کواس کتاب میں بیان کیا گیا ہے اور اپنے والدین مرحومین کی طرف منسوب کرتا ہے اور دُعا گو ہے کہ جتنے لوگ اس کتاب کو پڑھیں، وہ اعتقادات صحیحہ پر ثابت قدم رہیں۔

نیاز آگین

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

www.seedharastah.com

پیش لفظ

علامتِ قیامت سے آ گاہی نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کا حصہ ہے۔
آ ج کل امام مہدی رضی اللہ عنہ سے متعلق مختلف آرا پڑھنے میں آ رہی ہیں۔ بعض اوقات کوئی ناعاقبت اندیش اعلان کردیتا ہے کہ میں ہی ''امام مہدی'' ہوں۔ پھر ذلت وخواری اس کا مقدر ہوجاتی ہے۔ اس کتاب میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ اور کب آئیں گے؟ نیز علاماتِ قیامت اور حقیقت دجّال بھی بیان کی گئی ہے امید ہے قارئین کرام کے لئے یہ کتاب نفع بخش ہوگی۔

خیر اندیش
منیر احمد یوسفی عفی عنہ

علاماتِ قیامت اور اعتقادِ محدثین

علاماتِ قیامت ایک ایسا عنوان ہے جسے ہر محدث نے اپنی کتاب کا حصہ بنایا ہے۔ علاماتِ قیامت اور قیامت پر اعتقاد، ایمانیات کا حصّہ ہے۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں علاماتِ قیامت اور قیامت کے بارے ہر بات کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہے۔ احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ تمام محدثین کا اعتقاد ہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان تمام باتوں اور علامات اور واقعات کا علم عطا فرمایا ہے جن کا تذکرہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ آنے والے واقعات اور حالات کے علم کے بارے میں جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ نبی کریم ﷺ کو (بعطائے الٰہی) اُن کا علم ہے۔ یہاں تک کہ رسول کریم ﷺ نے آخری دوزخی اور آخری جنتی اور اس کی اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہونے والی گفتگو بھی بتا دی ہے۔

رسول کریم ﷺ کے فیضان علم سے اِن باتوں کو اُن احادیث مقدسہ کے حوالہ سے نقل کیا جاتا ہے جن کا تعلق علاماتِ قیامت سے ہے۔

اُمت کی پندرہ خصلتیں:

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "جب میری اُمت پندرہ خصلتیں اختیار کرے گی تو اس پر بلائیں نازل ہوں گی۔[۱]

۱۔ غنیمت کو دولت بنالیا جائے گا۔

۲۔ امانت کو (مال) غنیمت بنالیا جائے گا۔

۳۔ زکوٰۃ کو ٹیکس بنالیا جائے گا۔

۴۔ غیر دین کے لئے علم حاصل کیا جائے گا۔

---

[۱] ترمذی حدیث نمبر ۲۲۱۰، مشکوٰۃ ص ۴۷۰، مرآۃ جلد ۷ ص ۲۶۴۔

۵۔ آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا۔

۶۔ ماں کی نافرمانی کرے گا۔

۷۔ آدمی اپنے باپ کو دور کرے گا۔

۹۔ مسجدوں میں آوازیں اونچی ہوں گی (یعنی دنیاوی باتوں کا شور، لڑائیاں اور جھگڑے ہونے لگیں گے)۔

۱۰۔ قبیلہ کا بدکار آدمی قوم کی سرداری کرے گا۔

۱۱۔ قوم کا ذمہ دار اُن کا کمینہ آدمی ہوگا۔

۱۲۔ آدمی کی شرارت کی وجہ سے اُس کی تعظیم کی جائے گی۔

۱۳۔ رنڈیاں اور باجے ظاہر ہو جائیں گے۔

۱۴۔ (کھلے عام) شراب پی جائے گی۔

۱۵۔ بعد والے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے تو اُس وقت سرخ ہَوا، زلزلہ، دھنسنا اور صورتیں بدلنا، پتھر برسنا اور اُن نشانیوں کا انتظار کرنا جو لگا تار ہوں گی جیسے ہار جس کا دھاگہ توڑ دیا جائے تو (اس کے دانے لگاتار گرتیں ہیں) یہی نشانیاں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں بھی بیان ہیں۔[۲]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو علامات اور بھی بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً

۱۶۔ دوست سے سلوک اور اپنے باپ پر ظلم کیا جائے گا۔

۱۷۔ ریشم پہنا جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ

۱۸۔ علم اٹھا لیا جائے گا۔

۱۹۔ جہالت بڑھ جائے گی۔

---

[۲] مشکوٰہ ص ۴۷۰، ترمذی حدیث نمبر ۲۲۱۱، مرآۃ جلد ۷ ص ۲۶۲۔

۲۰۔ زنا شراب خوری بڑھ جائے گی۔

۲۱۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔ حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا ایک مرد منتظم ہوگا۔ (یعنی ایک خاندان میں پچاس عورتیں ہوں گی۔ مثلاً ماں، دادی، پھوپھی، بیٹی، بھتیجی وغیرہ، ان کا منتظم ایک مرد ہوگا"۔[۳]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی سے گفتگو فرما رہے تھے، جس نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) قیامت کب آئے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب:۔

۲۳۔ امانت ضائع کردی جائے گی تو قیامت کا انتظار کرنا۔

اس نے عرض کیا ضائع ہونا کیسے ہوگا؟ فرمایا:

۲۴۔ جب کام نااہلوں کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔[۴]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت نہ آئے گی حتیٰ کہ

۲۵۔ مال زیادہ ہوجائے گا اور (پانی کی طرح) بہے گا۔ یہاں تک کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کر، زکوٰۃ لینے والے ڈھونڈے گا مگر زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ ملے گا۔ یہاں تک کہ:

۲۶۔ عرب کی زمین چراگاہ بن جائے گی۔

---

[۳] مسلم جلد۲ ص ۳۴۰، بخاری جلد۱ ص ۱۸، مسند احمد جلد۳ ص ۱۷۶، مشکوٰۃ ص ۴۶۹، دلائل النبوۃ جلد ۶ ص ۴۵۳، حلیۃ الاولیاء جلد ۶ ص ۲۸۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۴۵، مرآۃ جلد۷ ص ۲۵۴۔

[۴] بخاری جلد۱ ص ۱۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱۰ ص ۱۱۸، مشکوٰۃ ص ۴۶۹، مرآۃ جلد۷ ص ۲۵۵۔

۲۷۔ عرب کی زمین نہری ہو جائے گی۔ ۵

حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم کچھ تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تذکرہ کر رہے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ فرمایا! قیامت ہرگز نہ آئے گی حتیٰ کہ تم دس نشانیاں دیکھ لو۔ (پچھلی گنتی ملا کر بیان کیا جاتا ہے)۔

۲۸۔ دُھواں (یہ دُھواں چالیس دن رہے گا جو قربِ قیامت مشرق و مغرب میں پھیل جائے گا اور کفار دیوانہ ہو جائیں گے)۔

۲۹۔ دجّال

۳۰۔ دآبۃ الارض (جانور) مکہ مکرمہ کے حرم کعبہ سے صفا مروہ پہاڑیوں کے درمیان نمودار ہوگا۔ (اِس چوپائے کا قد ساٹھ گز ہوگا۔ اِس کے اعضاء بدن مختلف جانوروں کی طرح ہوں گے۔ اِس کے پاس عصائے موسوی اور مہر سلیمانی ہوگی ہر شخص کو پکڑ کر اُس کی پیشانی پر مہر سلیمانی لگائے گا۔ جس پر سفید نقش نمودار ہوں گے وہ مومن ہوگا، سیاہ نقش والا کافر ہوگا)۔ قرآن مجید میں بھی اس جانور کا ذکر ہے: اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ (النمل:۸۲) ''ہم زمین سے ایک چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا'' صاحب مرقاۃ نے فرمایا ہے یہ جانور تین بار نکلے گا۔

(الف)۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں،

(ب)۔ نزول حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بعد اور

(ج)۔ آفتاب کے مغرب سے نکلنے کے بعد۔ ۶

---

۵ مشکوٰۃ ص ۴۶۹، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۱۷، مسلم جلد ۱ ص ۳۲۶، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۴۱۲۔ ۶ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۷ ص ۲۷۷ بحوالہ مرقات۔

۳۱۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا۔
۳۲۔ یاجوج ماجوج کا نکلنا۔
(تین دھنسنے کے واقعات)
۳۳۔ ایک دھنسنا مغرب میں۔
۳۴۔ ایک دھنسنا مشرق میں۔
۳۵۔ ایک دھنسنا جزیرۃ العرب میں۔
۳۶۔ یمن سے آگ کا نکلنا۔
۳۷۔ لوگوں کو میدانِ حشر کی طرف ہانکنا۔ [۷] ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ:
۳۸۔ ہوا چلے گی جو لوگوں کو دریا میں ڈال دے گی۔ [۸]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زمانہ جلد گزرنے لگے گا۔
۳۹۔ ایک سال ایک مہینہ کی طرح ہوگا۔
۴۰۔ ایک مہینہ ایک جمعہ (یعنی ہفتہ) کی طرح ہوگا۔
۴۱۔ ایک جمعہ (یعنی ہفتہ) ایک دن کی طرح ہوگا۔
۴۲۔ ایک دن ایک گھڑی کی طرح ہوگا۔ اور
۴۳۔ ایک گھڑی آگ سلگانے کی طرح ہوگی۔ [۹]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے دنیا نہ جائے گی حتیٰ کہ:

---

[۷] مشکوٰۃ ص ۴۷۲۔ [۸] مشکوٰۃ ص ۴۷۲۔ [۹] مشکوٰۃ ص ۴۷۰، مسند احمد جلد ۲ ص ۵۳۷، ترمذی حدیث نمبر ۲۳۳۲۔

۴۵۔ ایک آدمی قبر پر سے گزرے گا تو وہاں سے لوٹے گا اور کہے گا کاش قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور نہ ہوگا اس میں دین سوائے بلا کے۔ ۱۰ (یعنی اس لوٹنے والے، تمنا کرنے والے میں دین کا شائبہ بھی نہ ہوگا اور وہ دین کی وجہ سے یہ آرزو نہ کرے گا بلکہ فتنوں میں مبتلا ہوگا اور دنیاوی مصیبتوں کی وجہ سے آرزو کرے گا یا یہ مطلب ہے کہ زمین پر اُس وقت دین نہ رہے گا۔ فتنے ہی فتنے، بلائیں ہی بلائیں ہوں گی۔ وہ زمانہ وہ ہوگا جب زمین دین سے خالی ہو جائے گی)۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور اُن کے حالات:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۴۶۔ دنیا ختم نہ ہوگی حتیٰ کہ میرے گھر والوں میں سے عرب کا بادشاہ ایک شخص بنے گا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا"۔ ۱۱

۴۷۔ اگر دنیا کا ایک دن رہتا ہوتا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس دن کو دراز فرما دیتا حتیٰ کہ اُس دن میں ایک شخص بھیجتا جو مجھ سے یا میرے گھر والوں سے ہے، اُس کا نام میرے نام کے موافق اور اُس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ وہ آسمان وزمین کو عدل سے بھر دے گا۔ جیسے وہ ظلم وزیادتیوں سے بھری ہوتی تھی۔ ۱۲

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۴۸۔ (حضرت امام) مہدی (رضی اللہ عنہ) میری اولاد سے' اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا

---

۱۰ مشکوٰۃ ص ۴۶۹۔ ۱۱ مشکوٰۃ ص ۴۷۰، ترمذی جلد ۲ ص ۴۷، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۷۷، مرآۃ جلد ۷ ص ۲۶۵۔ ۱۲ ابن ماجہ ص ۳۱۰، درمنثور جلد ۶ ص ۵۸، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۵ ص ۱۹۷ (طبع قدیم) مشکوٰۃ ص، مرآۃ جلد ۷ ص ۲۶۵۔

سے ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد فرما کر یہ بتا دیا کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سیّد ہوں گے۔ ۱۳ (مرزا غلام قادیانی سیّد نہیں تھا بلکہ مرزائی تھا اُس کا اعلان کرنا کہ میں ہی مہدی ہوں یاوہ گوئی کے سوا کچھ نہیں تھا۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حضرت امام) مہدی (رضی اللہ عنہ) ہم میں سے، ہماری اہل بیت سے ہیں، اللہ (تبارک وتعالیٰ) ان کو ایک رات میں خلافت کے لئے تیار کرے گا۔ ۱۴

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی شکل وصورت:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۴۹۔ (حضرت امام) مہدی (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے۔ چوڑی پیشانی والے، اونچی ناک والے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وستم سے بھری ہوتی تھی۔ سات سال سلطنت کریں گے۔ ۱۵

انہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۵۰۔ پھر اُن کے پاس ایک شخص حاضر ہوگا اور عرض کرے گا۔

"**یا مہدی** (رضی اللہ عنہ) **اعطنی اعطنی** (اے مہدی (رضی اللہ عنہ) مجھے عطا کیجئے، مجھے عطا کیجئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ اُس کے کپڑے میں لپ بھر کے ڈالتے رہیں گے جس قدر وہ اٹھانے کی طاقت رکھے گا"۔ ۱۶

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

۱۳ مشکوٰۃ ص ۴۷۰، ابوداؤد جلد۲ ص ۳۳۹، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱ ص ۱۲۶، ترمذی جلد۲ ص ۴۷، ابن ماجہ ص ۲۰۴، مرآۃ جلد۷ ص ۲۶۶۔ ۱۴ مشکوٰۃ ص ۴۷۰، ابوداؤد جلد۲ ص ۲۴۰۔ ۱۵ درمنثور جلد۶ ص ۵۸، مرآۃ جلد۷ ص ۲۶۶۔ ۱۶ مشکوٰۃ ص ۴۷۰، ابوداؤد جلد۲ ص ۲۴۰، ابن ماجہ ص ۳۱۰۔

نے فرمایا: ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف ہوگا۔ تو ایک شخص اہل مدینہ (منورہ) سے مکہ مکرمہ کی طرف بھاگتے ہوئے آئے گا (کہ لوگ کہیں مجھے خلیفہ نہ چن لیں) تو مکہ مکرمہ والوں میں سے کچھ لوگ اُس کے پاس جائیں گے حالانکہ وہ اُسے ناپسند کرتا ہوگا۔ مگر وہ اُن کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور اُنہیں اپنا خلیفہ مانیں گے۔ یہ لوگ ان سے مقامِ ابراہیم اور سنگِ اسود کے درمیان بیعت کریں گے اور اُن کی طرف (جنگ کرنے کے لئے) شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ اُسے مکہ (مکرمہ) اور مدینہ (منورہ) کے درمیان دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ دیکھیں گے تو ان کے پاس شام کے ابدال اور عراق والوں کی جماعتیں آئیں گی تو اُن سے بیعت کر لیں گی۔ پھر قریش کا ایک شخص نکلے گا جس کے ماموں بنی کلب ہوں گے وہ اُن کی طرف ایک لشکر بھیجے گا۔ وہ اُن پر غالب آئیں گے (حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے لشکر والے اُس لشکر پر فتح پائیں گے اور ان لوگوں کو شکست ہوگی) یہ بنی کلب کا لشکر ہوگا۔ وہ (حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ) کی سنّت پر عمل کریں گے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت پھیلائیں گے) اور اسلام زمین میں اپنی گردن بچھا دے گا۔ (لوگوں کو امن نصیب ہوگا۔ اِسلام کی بہت اشاعت ہوگی۔ جنگ و جدال بند ہوجائیں گے) پھر وہ سات سال قیام کریں گے۔ پھر وفات پائیں گے اور اُن پر مسلمان نماز پڑھیں گے۔ ۱۷ے

۵۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بلا کا ذکر فرمایا جو اِس اُمت کو پہنچے گی حتیٰ کہ آدمی جائے پناہ نہ پائے گا جہاں ظلم سے پناہ لے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) میری اولاد اور میرے گھر والوں سے ایک شخص کو بھیجے گا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی۔ اِس سے آسمان اور زمین کے رہنے والے راضی ہوں گے (یعنی حضرت امام) مہدی رضی اللہ عنہ سے دنیا کے لوگ اور آسمانوں کے فرشتے خوش ہوں گے کیونکہ وہ سلطان عادل بھی ہوں گے اور ولی کامل بھی۔ سلطان عادل سے زمین والے خوش رہتے ہیں اور ولی کامل سے آسمان والے راضی رہتے ہیں۔ آسمان اپنا کوئی خطرہ نہ چھوڑے گا مگر وہ اُسے بہتا ہوا برسا دے گا اور زمین اپنی سبزی نہ چھوڑے گی مگر اُسے اُگا

۱۷ے مشکوٰۃ ص ۴۷۱، ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۴۰، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۱۶۔۲۱۰، درمنثور جلد ۶ ص ۵۸، مصنف عبدالرزاق جلد ۱۱ ص ۳۷۱۔

دے گی۔(یعنی جس قسم کی چیزیں زمین سے پیدا ہو سکتی ہیں وہ سب پیدا ہو جائیں گی ہر قسم کے دانے اور پھل نہایت کثرت سے ہوں گے) زندہ لوگ مردوں کی تمنا کریں گے۔(یعنی زندہ لوگ آرزو کریں گے کہ ہمارے مردے آج زندہ ہوتے تو وہ بھی آج کی برکتیں اور رحمتیں دیکھتے) وہ اِسی حالت میں سات سال یا آٹھ سال یا نو سال زندہ رہیں گے(سات سال والی روایت قوی ہے یہاں شبہ راوی کا ہے)۔ ۱۸

۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ماوراء النہر سے ایک شخص نکلے گا جسے حارث کہا جائے گا۔ کسان ہوگا اُس کے لشکر کے اگلے حصہ پر ایک شخص ہوگا جسے منصور کہا جائے گا وہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد کو ایسی ہی جگہ دے گا جیسے قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہ دی تھی۔ ہر مسلمان پر اُن کی مدد ضروری ہے یا فرمایا اُس کی بات قبول کرنا ضروری ہے۔'' ۱۹

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔

۵۳۔ قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے۔ حتیٰ کہ اُس کے کوڑے کا پھندا اور اُس کے جوتے کا تسمہ باتیں کرے گا اور اُس کی ران اُسے وہ خبر دے گی جو اُس کے گھر والوں نے اُس کے پیچھے کیا ہوگا۔ ۲۰

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۵۴۔ جب تم کالے جھنڈے دیکھو گے (خطاب عام مسلمانوں سے ہے) کہ خراساں کی طرف سے آرہے ہیں تو تم وہاں جانا کیونکہ اُس میں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے خلیفہ (حضرت) مہدی (رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔ ۲۱

---

۱۸ مشکوٰۃ ص ۴۷۱، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۵۱۴، ترمذی روایت نمبر ۲۱۸۱، درمنثور جلد ۶ ص ۸۶۷، مشکوٰۃ ص ۴۷۱، مصنف عبدالرزاق جلد ۱۱ ص ۳۷۲۔ ۱۹ مشکوٰۃ ص ۴۷۱، ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۴۱۔ ۲۰ مشکوٰۃ ص ۴۷۱، بحوالہ مسند احمد و دلائل النبوۃ للبیہقی، ابن ماجہ ص ۳۱۰۔ ۲۱ مشکوٰۃ ص ۴۷۱، ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۶۱۔

حضرت ابو اسحاق بیان فرماتے ہیں:

حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور اپنے بیٹے (حضرت) حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ میرا بیٹا سیّد ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو سیّد فرمایا۔ اُس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جو تمہارے نبی (مکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام سے موسوم ہوگا۔ عادات میں ان کے مشابہ ہوگا مگر شکل میں مشابہ نہ ہوگا۔ [۲۲]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں اور جنت کے سردار یہ لوگ ہیں۔ میں (صلی اللہ علیہ وسلم) (حضرت) حمزہ، (حضرت) علی، (حضرت) جعفر، (حضرت) حسن، (حضرت) حسین اور (حضرت) مہدی رضی اللہ عنہم۔ [۲۳]

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ساری دنیا یعنی عرب وعجم کے بادشاہ ہوں گے ان کا نام محمد اور لقب مہدی ہوگا حسنی سیّد ہوں گے اور اُن کے والد کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی کی طرح ہوگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل بھی ہوں گے۔ سیرت واخلاق میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ ہوں گے اور اُن کی سرشت میں جودوسخا، رحم وکرم انتہائی ہوگا۔

دجّال

دجّال کا ذکر مختلف احادیث مبارکہ میں کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محدثین نے نقل کیا ہے اور وہ تمام احادیث جن میں دجّال کا ذکر ہے وہ علم غیب کی احادیث مبارکہ ہیں۔ محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں انہیں رقم کرکے یہ عقیدہ واضح کیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب عطائی کا اقرار کیے بغیر ایمان مکمل ہو ہی نہیں سکتا۔

---

۲۲ ابن ماجہ ص ۳۱۰، کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۱۶۲۔ ۲۳

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو علم غیب نہیں دیا، وہ بچارے بے علمی اور بے خبری کے روگ کا شکار ہیں۔ اگر رسول کریم ﷺ کے ''علم غیب'' کو نہ مانا جائے تو سارا نظام ہی اَپ سیٹ ہو جاتا ہے۔ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہر کلمہ گو کا عقیدہ ہونا چاہیئے کہ اللہ جل جلالہ نے رسول کریم ﷺ کو ہر اُس چیز کا علم عطا فرمایا: جو چیز آپ ﷺ کے دنیا میں ظہور فرمانے سے پہلے ہوئی اور جو بعد میں ہوئی تا قیامت اور بعد از قیامت اور حشر ونشر تک۔

اِس علم میں نہ رسول کریم ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کے برابر ہیں اور نہ ہی کائنات کا کوئی فرد رسول کریم ﷺ کے علم کی حد لگا سکتا ہے۔

قرآن مجید علوم غیبیہ کا عظیم خزانہ ہے اور احادیث مبارکہ میں اُس کی تفصیل موجود ہے۔ قیامت تک اور قیامت کے بعد تک ہونے والی ایک ایک نشانی رسول کریم ﷺ نے بڑی تفصیل سے بیان فرمائی ہے۔ مزید اطلاعات غیبیہ لکھی جاتی ہیں جو رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتائیں اور محدثین نے اعتقادی بنیادوں پر اپنا کردار اور عقیدہ اپنی تحریروں میں بیان فرمایا۔

۵۵۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ (حضرت) آدم (علیہ السلام) اور قیام قیامت کے درمیان دجّال سے بڑی کوئی چیز نہیں۔[۲۴]

دجّال، دجل سے بنا ہے۔ بمعنی جھوٹ یا فریب وغیرہ یا ملمع سازی یا حق و باطل کا خلط ملط ہونا، چونکہ دجّال میں یہ تمام عیوب ہیں اِس لئے اُسے دجّال کہتے ہیں۔ دجّال کی دو قسمیں ہیں: (۱)۔ دجّال اصغر اور (۲)۔ دجّال اکبر۔

دجّال اصغر:

بہت زیادہ ہیں اور ہوں گے۔ ہر جھوٹا نبی، جھوٹا مولوی اور جھوٹا صوفی جو لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ وہ سب دجّال اصغر ہیں (یعنی چھوٹے دجّال)۔

---

۲۴ مسند احمد جلد ۴ ص ۱۹، مشکوٰۃ ص ۴۷۲، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۵۷۳، درمنثور جلد ۵ ص ۳۵۴، مرآۃ جلد ۷ ص ۲۸۱۔

دجّال اکبر:

دجّال اکبر صرف ایک ہے جس کے بارے میں پیارے نبی کریم ﷺ نے آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے ہی اُمت کو خبر غیب عطا فرما دی۔ وہ بڑا دجّال خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ جس کی تفصیل احادیث میں موجود ہے۔

انسان کی ابتداء یعنی پیدائش سے لے کر قیامت تک دجّال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں۔ یہ ہی انسان کے لئے بڑی آفت ہے۔ اُس سے بہت لوگ گمراہ ہوں گے۔ لوگ دجّال کے کرشمے دیکھ کر اُسے خدا مان لیں گے۔ اِس لئے حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آخر تک ہر نبی (علیہ السلام) نے اپنی قوم کو دجّال کے فتنہ سے آگاہ کیا ہے۔[۲۵]

دجّال کا حلیہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر یہ بات پوشیدہ نہیں رکھی، اللہ تبارک وتعالیٰ کانا نہیں اور مسیح دجّال دائیں آنکھ سے کانا ہے۔ اُس کی آنکھ گویا ابھرا ہوا انگور ہے۔“[۲۶]

اِس حدیث شریف میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! دجّال کے حیرت انگیز کرشمے دیکھ کر اُسے خدا نہ سمجھ لینا۔ اُس کی تو اپنی آنکھ کانی ہے وہ اپنے آپ کو شفا نہ دے سکے گا۔

دجّال کی آنکھ:

دجّال کی دائیں آنکھ کانی بھی ہوگی اور انگور کی طرح گول ہوگی اور ابھری ہوگی یعنی پھولی ہوگی جو ہر شخص کو نظر آئے گی۔ وہ اپنے اِس عیب کو دور نہ کر سکے گا۔

مسیح الدجّال:

دجّال کو مسیح کہا گیا ہے۔ مسیح بمعنی اسم مفعول یعنی ممسوح العین ایک آنکھ کا کانا۔

---

[۲۵] مرآۃ جلد ۷ ص ۲۸۱۔ [۲۶] مسلم جلد ۲ ص ۲۹۹، مشکوٰۃ ص ۳۹۹، بخاری جلد ۱ ص ۱۱۰۱، شرح السنۃ جلد ۷ ص ۴۳۵۔

مسیح ابن مریم علیہ السلام:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی "مسیح" کہا گیا ہے مگر وہاں معنی کچھ اور ہیں۔ جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح کہا گیا ہے وہاں مسیح بمعنی اسم فاعل ہے یعنی برکت کے لئے چھونے والے اور چھو کر مردوں کو زندہ کرنے والے اور بیماروں کو اچھا کرنے والے۔

قرآن مجید میں گیارہ آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو "مسیح" فرمایا گیا ہے: (۱)۔ آل عمران: ۴۵، (۲ تا ۴) النساء: ۱۷۲،۱۷۱،۱۵۷، (۵ تا ۹)۔ المائدہ: ۷۲،۷۲،۱۷،۱۷،۳۰، (۱۰ تا ۱۱) التوبہ: ۳۱، ۳۰، صاحب "قاموس" نے لفظ "مسیح" کے اشتقاق میں پچاس کے قریب اقوال نقل کئے ہیں۔ ان میں ایک یہ بھی ہے (اور "راغب" نے اِس کی تائید کی ہے کہ) چونکہ آپ بہت چلنے والے تھے اِس لئے آپ کو "مسیح" کہا گیا ہے۔

صاحب "محیط" نے کہا ہے کہ قدیم زمانہ میں کاہنوں اور بادشاہوں کے بدن پر تیل وغیرہ کی مالش کی جاتی تھی۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدن پر بھی مالش کی گئی تھی اِس لئے آپ کو "مسیح" کہا گیا۔

اصل دجّال کون؟

اصل اور بڑا دجّال وہ ہے جو قربِ قیامت میں نکلے گا۔ اگرچہ انبیاء کرام علیہم السلام کو خبر تھی کہ اُن کی اُمتیں دجّال کو نہ پائیں گی پھر بھی اُس سے ڈرایا، یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ دجّال بڑی ہیبت ناک چیز ہے اُس سے پناہ مانگو، یہ پناہ مانگنا بھی عبادت ہے۔ دجّال قربِ قیامت میں ظاہر ہوگا اور اُس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے۔

دجّال کی دونوں آنکھوں کے نیچے لکھا ہے، "ک۔ف۔ر":

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، کوئی نبی (علیہ السلام) نہیں، جس نے اپنی اُمت کو دجّال سے نہ ڈرایا ہو۔ یعنی ہر نبی علیہ السلام نے اپنی اُمت کو دجّال سے ڈرایا ہے اور بچنے کے لئے فرمایا ہے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) آگاہ رہو تمہارا رب کانا نہیں اور دجّال کانا ہے۔ اُس کی دونوں آنکھوں کے بیچ لکھا ہے۔ ''ک۔ف۔ر''۔ ۲۷

اِس حدیث سے یہ بات واضح کردی گئی ہے کہ تم اُس کے انسان اور کافر اور شرارتی ہونے میں شک نہ کرنا یہ دونوں علامتیں یعنی کانا ہونے اور ''ک۔ف۔ر'' کے لکھے ہونے اُس کے کافر اور بندہ ہونے کی ہیں۔ یہ حروف (ک۔ف۔ر) ہر پڑھا اور اَن پڑھ آدمی پڑھے گا۔ ۲۸

دجّال کا پانی اور آگ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب دجّال نکلے گا اُس کے ساتھ پانی اور آگ ہوں گے۔ لیکن جسے لوگ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی اور وہ جلا ڈالے گی اور جسے لوگ آگ دیکھیں گے وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا تو تم میں سے جو یہ پائے، جو جسے آگ دیکھے اُس میں جائے کہ وہ میٹھا عمدہ پانی ہے۔ ۲۹ اِسی روایت میں امام مسلم نے یہ زیادہ فرمایا ہے کہ دجّال آنکھ کا پھاڑ ہے جس کا موٹا ناخونہ ہے اُس کی آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہے جسے ہر پڑھا یا اَن پڑھ مسلمان بھی پڑھے گا۔ ۳۰ (کافر پڑھا لکھا بھی نہ سمجھ سکے گا یہ بھی قدرت خداوندی ہوگی)۔

نوٹ: یہ آگ اور باغ شعبدہ ہوں گے۔

دجّال کی جنت اور دوزخ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

۲۷ مسلم جلد ۲ ص ۴۰۰، مشکوٰۃ ص ۴۷۲، مسند احمد جلد ۳ ص ۲۷۶۔ ۱۷۳، ترمذی حدیث نمبر ۲۲۴۵۔
۲۸ مرآۃ جلد ۷ ص ۲۸۲۔ ۷۔ ۲۹ مسلم جلد ۲ ص ۴۰۰، مشکوٰۃ ص ۴۷۳، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۴۳۵۔
۳۰ مشکوٰۃ ص ۴۷۳، مسلم جلد ۲ ص ۴۰۰۔

نے فرمایا: کیا میں تم کو دجّال کے متعلق نہ بتاؤں جو کسی نبی علیہ السلام نے اپنی قوم کو نہ بتائی؟ وہ کانا ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت و دوزخ کی مثل لائے گا۔ جسے وہ جنت کہے گا وہ آگ ہوگی' میں تم کو ایسے ہی ڈراتا ہوں جیسے (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ ۳۱

دجّال آندھی کی طرح دنیا میں پھرے گا تا کہ کوئی اُس کی حالت میں غور کر کے اُسے جھٹلائے نہیں۔ اُس وقت جسے اللہ تبارک وتعالیٰ ایمان پر رکھے گا وہی ایمان پر رہے گا۔ ہزار میں سے بمشکل ایک شخص اُس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اُس وقت امن صرف مدینہ منورہ میں ہی ہوگا۔ ۳۲

دجّال کثیر بالوں والا:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دجّال بائیں آنکھ کا کانا ہوگا، بہت بالوں والا ہوگا۔ اُس کے ساتھ اُس کی جنت اور اُس کی آگ ہوگی تو اُس کی آگ جنت ہے اور جنت آگ ہے۔" ۳۳

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والی روایت میں ہے کہ دجّال دائیں آنکھ سے کانا ہے جبکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بائیں آنکھ کا ذکر ہے۔ اُس کا مطلب یہ ہے کسی کو اُس کی دائیں آنکھ کانی محسوس ہوگی' کسی کو بائیں۔ یہ فرق احساس کا ہوگا نہ کہ واقعہ کا، یہ ایک قدرتی کرشمہ ہوگا۔ یہ مردود سب کچھ کر دکھائے گا مگر اپنی آنکھ درست نہ کر سکے گا۔

جادوگر شعبدہ باز مٹی کا روپیہ بنا کر دکھا دیتے ہیں یا حقیقتاً ہی ہوں گے۔ دوسرے معنی قوی ہیں۔ ایک ہی چیز کا ایک کے لئے باغ ہونا اور دوسرے کے لئے آگ ہونا، ممکن ہے۔ بلکہ واقعہ ہے مثلاً ایک قبر میں دو آدمی دفن ہیں ایک مومن اور دوسرا کافر تو یہ ایک قبر ہے۔ جو مومن کے لئے جنت کا باغ ہوگی جبکہ کافر کے لئے

---

۳۱ مرآۃ جلد ۷ ص ۲۸۳۔ ۳۲ مشکوٰۃ ص ۴۷۳، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۸۳، مسلم جلد ۲ ص ۴۰۰، شرح السنۃ جلد ۷ ص ۴۳۶۔ ۳۳ مرآۃ جلد ۷ ص ۲۸۴۔

جہنم کا گڑا۔ اِس طرح ایک بستر پر دو آدمی سو رہے ہیں ایک شخص اچھی خواب کے مزے لے رہا ہے جبکہ دوسرا شخص بری طرح پریشان ہے۔

دجّال پستہ قد' ٹیڑھے پاؤں والا:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہیں دجال کے متعلق خبریں دیں حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہ تم نہ سمجھو۔ مسیح دجّال پستہ قد، ٹیڑھے پاؤں والا، مٹھے ہوئے بال، ایک آنکھ کانا، سپاٹ ہو آنکھ ابھری ہوئی نہ دھنسی ہوئی اگر تم کو اشتباہ ہو تو جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں۔'' ۳۴؎

دجّال سے دور رہنے کا حکم:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دجال کے بارے میں سنے وہ اُس سے دور رہے۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی قسم کوئی شخص اُس کے پاس جائے گا اور وہ گمان کرے گا۔ میں مومن ہوں مگر ان شبہات کی بناء پر جو شخص دجّال کو دیکھے گا اُس کی پیروی کرے گا۔ ۳۵؎ (یعنی وہ سمجھے گا میں پختہ مسلمان ہوں مجھے دجّال اور اُس کے شعبدے اسلام سے نہیں ہٹا سکیں گے وہ دجّال کی شعبدہ بازیاں دیکھ کر اِس شک میں مبتلا ہو جائے گا کہ شاید یہی خدا ہے اور یہ شبہ اسے کافر کر دے گا۔)

سورۃ الکھف کی ابتدائی آیات مبارکہ برائے امان:

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر فرمایا' تو ارشاد ہوا:

اِنْ یَّخْرُجَ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُهٗ دُوْنَکُمْ وَاِنْ یَّخْرُجَ

۳۴؎ مشکوٰۃ ص ۴۷۶، حلیۃ الاولیاء جلد ۵ ص ۱۵۷۔ ۳۵؎ مشکوٰۃ ص ۴۷۷، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۵۷۴، مسند احمد جلد ۴ ص ۴۳۱۔

وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرَءٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِيَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاءُ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ ۳۶؎

''اگر وہ نکلا اور میں تم میں (ظاہرہ زمانۂ حیات میں) موجود ہوا تو تمہارے بغیر اِس کے مقابل میں ہوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں (ظاہرہ زمانۂ حیات) میں نہ ہوا تو ہر شخص اپنی ذات کا محافظ ہے اور ہر مسلمان پر اللہ (تبارک وتعالیٰ) میرا خلیفہ ہے۔ وہ (دجّال) جوان ہے۔ سخت گھونگھریالے بال، اُس کی آنکھ ابھری ہوئی ہوگی۔ گویا میں اُسے عبدالعزی بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں تو تم میں سے جو اُسے پائے تو اُس پر سورۃ الکھف کی شروع کی آیتیں پڑھے''۔

ایک اور روایت مبارکہ میں ہے کہ اُس پر ''سورۃ الکھف کی ابتدائی آیتیں پڑھے کہ وہ تمہارے لئے اِس فتنہ سے امان ہیں۔ وہ (دجّال) شام اور عراق کے علاقہ سے نکلے گا اور دائیں بائیں (ہر طرف) فساد پھیلائے گا (پھر فرمایا) اے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے بندو ثابت قدم رہنا۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) وہ زمین پر کتنی مدت تک رہے گا (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا ''چالیس دن''۔ (پہلا) دن ایک سال کی طرح ہوگا۔ (دوسرا) ایک مہینہ کی طرح ہوگا۔ (تیسرا) دن ایک ہفتہ کی طرح ہوگا۔ بقیہ دن تمہارے عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا۔ تو یہ دن جو ایک سال کی طرح ہوگا تو کیا اُس میں ہم کو ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ فرمایا نہیں تم اُس کا اندازہ لگا لینا۔''

دجّال کی تیز رفتاری:

اِسی روایت مبارکہ میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا (ا)۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اُس کی تیز رفتاری کیسی ہوگی؟ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا،

۳۶؎ مشکوٰۃ ص ۴۷۳، مسلم جلد ۲ ص ۴۰۰، شرح السنۃ جلد ۷ ص ۴۳۸۔

جیسے بادل جس کے پیچھے ہوا ہو، (۲)۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انہیں بلائے گا اُس قوم کے لوگ اُس پر ایمان لائیں گے، (۳)۔ تو آسمان کو حکم دے گا وہ بارش برسائے گا، (۴)۔ اور زمین کو حکم دے وہ اگائے گی، (۵)۔ ان کے جانور آئیں گے جیسے پہلے تھے اِس سے زیادہ دراز کوہان والے اور زیادہ بھرے ہوئے تھنوں والے اور زیادہ لمبی کوکھوں والے، (۶)۔ پھر ایک دوسری قوم کے پاس آئے گا انہیں بلائے گا وہ اُس کی بات رد کریں گے وہ اُن کے پاس لوٹ جاوے گا، (۷)۔ تو یہ لوگ قحط زدہ رہ جائیں گے، (۸)۔ اُن کے ہاتھوں میں اُن کے مال میں سے کچھ نہ رہے گا، (۹)۔ پھر وہ (دجّال) ویرانے پر گزرے گا اُس سے کہے گا اپنے خزانے نکال تو اُس کے پیچھے یہ خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح چلیں گے، (۱۰)۔ پھر ایک بھرپور جوانی والے شخص کو بلائے گا اُسے تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دے گا تیر کے نشان کی طرح (دور) پھینک دے گا پھر اُسے بلائے گا (تو وہ زندہ ہو کر آ جائے گا۔ اُس کا چہرہ چمکتا ہوگا اور وہ ہنستا ہوا آئے گا۔

نوٹ: ایک دن جو سال کے برابر ہوگا اِس کی تشریح میں مرآۃ شرح مشکوٰۃ میں یہ مضمون اہم اور قابل توجہ ہے۔ اِس طرح کہ اُس دن سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز پڑھنا پھر آٹھ گھنٹے کے بعد ظہر پھر چار گھنٹہ کے بعد عصر پھر دو گھنٹہ کے بعد مغرب اور دو گھنٹے کے بعد عشاء پھر چھ گھنٹے کے بعد فجر اِس طرح پڑھتے جائیں۔ جن ملکوں میں بعض زمانہ میں عشاء کا وقت نہیں آتا وہاں عشاء کی نماز معاف نہ ہوگی بلکہ پڑھنا ہوگی اندازہ سے۔ جیسے لندن میں چار دن آتے ہیں کہ نماز عشاء کا وقت نہیں آتا۔ شفق غائب نہیں ہوتی۔ یہاں صاحب مرقاۃ نے فرمایا کہ یہ حکم خاص اُس زمانے کے لئے ہے۔ خلاف قیاس ورنہ نماز کے اوقات سورج کی حرکت سے وابستہ ہیں۔ اِس سال بھر کے دن میں رمضان کا روزہ نہ ہوگا۔ نماز جمعہ وعیدین نہ پڑھی جائیں گی اگرچہ دن سال بھر کا ہے اور یہ سال میں چیزیں ہوتی ہیں۔

(مرآۃ جلد ۷ ص ۲۸۷)

نوٹ: یہ رب تعالیٰ کی طرف سے خاص آزمائشیں ہوں گی۔ جو لوگ اُسے (یعنی دجّال کو) خدا مان لیں گے اُن پر بارش نہایت مناسب، پیداوار نہایت اعلیٰ اُن کے جانوروں کے دودھ گھی میں بہت بہتات ہوجائے گی۔ اُن کے اونٹ بہت موٹے خوب جاندار اور قد میں خوب لمبے چوڑے ہوں گے کہ واقعی وہ خدا ہی ہے۔ دیکھو اُس نے اپنے بندوں کو کیسا آرام دیا ہے اور مالدار کر دیا ہے وہ لوگ ان لوگوں کی عیش وعشرت کو دیکھ کر اُسے خدا مان لیں گے۔ (مرآۃ جلد ۷ ص ۲۸۸)۔

دجّال کے بارے میں اعتقاد مومن:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِىْ خَرَجَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُوْلُوْنَ اُقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهُ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ "دجّال نکلے گا تو اُس کی طرف مومنوں سے ایک صاحب متوجہ ہوں گے تو انہیں دجّال کے سپاہی ملیں گے وہ ان سے کہیں گے کہاں کے ارادے ہیں؟ وہ کہیں گے میں اِس (دجّال) کی طرف ارادہ کر رہا ہوں جو نکلا ہے۔ لوگ کہیں گے کیا تم ہمارے رب (دجّال) پر ایمان نہیں رکھتے؟ تو یہ کہے گا ہمارے رب کو پوشیدگی نہیں۔ (دجّال کے پیروکار لوگ) کہیں گے اِس کو قتل کر دو تو (دجّال کے پیروکاروں میں سے) بعض بعض سے کہیں گے کیا تم کو تمہارے رب نے اِس کے بغیر قتل کرنے سے منع نہیں کیا (یعنی بعض کہیں گے اُسے یہیں قتل کر دو بعض کہیں گے نہیں اُسے دجّال کے پاس لے جائیں گے)۔ مومن جب اِس

(دجّال) کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! ھٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ''یہ وہی دجّال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا''۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد مقدس ہے:

فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِہٖ فَیَشَبَّحُ فَیَقُوْلُ خُذُوْہُ وَ شَبِّحُوْہُ فَیُوَسِّعُ ظَھْرُہٗ وَ بَطْنُہٗ ضَرْبًا قَالَ فَیَقُوْلُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِیْ قَالَ فَیَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِیْحُ کَذَّابُ ''تب دجّال اُس کے متعلق حکم دے گا کہ تو اُسے انہیں لمبا ڈال دیا جائے اور کہے گا اُسے پکڑلو اور زخمی کردو۔ چنانچہ اُس کی پیٹھ اور پیٹ مار کر چوڑے کردیں گے۔ فرمایا: وہ کہے گا کیا تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے؟ (رسول کریم ﷺ نے) فرمایا: وہ صاحب ایمان کہے گا تو جھوٹا مسیح ہے۔ (پھر رسول کریم ﷺ نے) فرمایا: فَیُؤْمَرُ بِہٖ فَیُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مَنْ مَفْرِقِہٖ حَتّٰی یُفَرِّقُ بَیْنَ رِجْلَیْہِ قَالَ ثُمَّ یَمْشِیْ الدَّجَّالُ بَیْنَ الْقِطْعَتَیْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ قُمْ فَیَسْتَوِیْ قَائِمًا ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ اَتُؤْمِنُ بِیْ فَیَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُّ فِیْکَ اِلَّا بَصِیْرَۃً ''پھر اُس صاحب کے متعلق حکم دیا جائے گا اور اُس کو سر کی مانگ سے چیر دیا جائے۔ حتیٰ کہ ان کے پاؤں چیر دیئے جائیں گے۔ پھر (رسول کریم ﷺ نے) فرمایا: پھر دجّال دو ٹکڑوں کے درمیان چلے گا پھر اُس سے کہے گا کھڑا ہو وہ سیدھا کھڑے ہو جائے گا پھر (دجّال) اُس سے کہے گا کیا مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ تو وہ کہے گا' تیرے بارے میں میری بصیرت (پہلے سے بھی) زیادہ ہی ہوئی ہے۔

پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

ثُمَّ یَقُوْلُ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَا یُفْعَلُ بَعْدِیْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَیَاْخُذُہُ الدَّجَّالُ لِیَذْبَحَہٗ فَیُجْعَلُ مَا بَیْنَ رَقَبَتِہٖ اِلٰی تَرْقُوْتِہٖ نُحَاسًا فَلَا یَسْتَطِیْعُ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ فَیَاْخُذُ بِیَدَیْہِ وَ رِجْلَیْہِ فَیَقْذِفُ بِہٖ فَیَحْسَبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَہٗ اِلَی النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِیَ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ھٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَھَادَۃً عِنْدَ رَبِّ

الْعَالَمِينَ ؎۳۷

''پھر کہے گا اے لوگو! یہ میرے بعد اب کسی آدمی سے یہ نہ کر سکے گا۔ فرمایا: پھر اُسے دجّال ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا تو اُس کی گردن سے گلے تک کے درمیان ذبحہ کر دیا جائے گا پھر وہ اُس کی طرف راہ پانے کی طاقت نہ رکھے گا فرمایا: کہ پھر دجّال اُس کے ہاتھ پاؤں کو پکڑے گا اور پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ اسے آگ کی طرف پھینک دیا ہے مگر وہ جنت میں ڈالا جائے گا۔ پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ صاحب (جن کو قتل کیا جائے گا) رب العالمین کے نزدیک تمام لوگوں میں بڑی شہادت والا ہوگا۔''

لوگ دجّال سے بھاگیں گے:

حضرت اُمّ شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ ؎۳۸

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ دجّال سے بھاگیں گے حتیٰ کہ پہاڑوں میں جا پہنچیں گے۔ (حضرت) ام شریک (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) تو اُس دن عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا وہ تھوڑے ہوں گے''۔

ستر ہزار یہودی دجّال کے پیروکار:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتْبَعُ الدَّجَّالُ مِنْ يَهُودِ أَصْفَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ ؎۳۹

؎۳۷ مسلم جلد ۲ ص ۴۰۲، مشکوٰۃ ص ۴۷۴، شرح السنۃ جلد ۷ ص ۴۴۰۔ ؎۳۸ مشکوٰۃ ص ۴۷۵ حدیث نمبر ۵۴۷۷، ترمذی حدیث نمبر ۳۹۳۰۔ ؎۳۹ مشکوٰۃ ص ۴۷۵، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۷۷۲۔

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اصفہان کے یہود میں سے ستر ہزار آدمی دجّال کی پیروی کریں گے جن پر طیلسان کا لباس ہوگا"۔

دجّال کا مدینہ منورہ میں داخلہ ممنوع:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَاْتِی الدَّجَّالُ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْہِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَۃِ فَیَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِیَ الْمَدِیْنَۃَ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ رَجُلٌ وَھُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِیَارِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَدِیْثَہٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ ھٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ ھَلْ تَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ فَیَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ فِیْکَ اَشَدَّ بَصِیْرَۃً مِّنِّی الْیَوْمَ فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَّقْتُلَہٗ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ [۴۰]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجّال آئے گا حالانکہ اُس کو مدینہ (منورہ) کے راستوں میں داخلہ ناممکن ہوگا تو بعض کھاری زمینوں میں جو مدینہ (منورہ) سے متصل ہیں، وہاں اترے گا تو اُس کی طرف ایک شخص نکلے گا جو لوگوں میں بہترین یا لوگوں میں سے بہترین ہوگا وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں یہ تو وہی دجّال ہے جس کی خبر ہم کو رسول اللہ ﷺ نے دی تھی تو دجّال کہے گا کہ بتاؤ تو اگر میں اُسے قتل کردوں پھر زندہ کردوں تو کیا تم اُس پر شک کروگے؟ وہ لوگ کہیں گے کہ نہیں تو وہ اُس شخص کو قتل کرے گا پھر زندہ کرے گا۔ تب وہ (بندۂ مومن) کہے گا۔ اللہ کی قسم کہ اب سے پہلے تیرے متعلق زیادہ سمجھ بوجھ والا نہ تھا۔ پھر دجّال اُسے قتل کرنا چاہے گا تو اُس پر قابو نہ دیا جائے گا"۔

---

[۴۰] مسلم جلد۲ ص۴۰۲، مشکوٰۃ ص۴۷۵۔

دجّال کو فرشتے شام کی طرف پھیریں گے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **یَاْتِیْ الْمَسِیْحُ (الدَّجَّالُ) مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِیْنَهُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِکَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِکَ یَهْلِکُ** [41]

''مسیح دجّال مشرق کی طرف سے آئے گا' اُس کا ارادہ مدینہ منورہ کا ہوگا۔ حتیٰ کہ احد (پہاڑ) کے پیچھے اترے گا' فرشتے اُس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَلْاِیْمَانُ یَمَانٌ وَالْکُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّکِیْنَةُ لِاَهْلِ الْغَنَمِ اَلْفَخْرُ وَالرِّیَا فِی الْفَدَّادِیْنَ اَهْلُ الْخَیْلِ وَاَهْلُ الْوَبَرِیَاتِیْ الْمَسِیْحُ اِذَا جَاءَ دُبُرَ اُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلَائِکَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِکَ یُهْلَکُ** [42]

''ایمان یمن سے نکلا ہے اور کفر مشرق کی طرف سے اور تسکین بکری والوں میں ہے اور فخر و ریا فدادین میں سے گھوڑے والے ہوں یا اونٹوں والے'' آگے ترجمہ وہی ہے جو حدیث مذکورہ بالا میں ہے۔

دجّال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہوگا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **یَاْتِیْ الدَّجَّالُ الْمَدِیْنَةَ فَیَجِدُ الْمَلَائِکَةَ یَحْرُسُوْنَهَا فَلَا**

---

[41] شرح السنۃ جلد۴ ص ۱۹۹، حدیث نمبر ۲۰۱۶، مشکوٰۃ ص ۴۷۵، مسند احمد جلد۲ ص ۳۹۷، مسلم جلد ا ص ۴۴۴، ترمذی جلد ۲ ص ۴۹۔ [42] ترمذی جلد ۲ ص ۴۹، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۷۴۔ ۴۰۷۔ ۳۷۲۔

يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنَ وَلَا الدَّجَّالُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ۴۳

''دجّال مدینہ منورہ کے قریب آئے گا تو فرشتوں کو اُس کی حفاظت کرتے پائے گا۔ مدینہ منورہ میں انشاءاللہ طاعون (کی بیماری) اور دجّال داخل نہیں ہوگا''۔

مقتلِ دجّال:

حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں،

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدَّ ۴۴

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابن مریم علیہ السلام دجّال کو ''باب لد'' میں قتل کریں گے''۔

ہر دروازے پر فرشتے:

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ ۴۵

''مدینہ منورہ میں مسیح دجّال کا رعب داخل نہیں ہوگا۔ اُس دن اُس کے لئے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے''۔

وہ ذلیل ہے:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دجّال کا اتنا حال نہیں پوچھا جتنا کہ میں نے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کا حال کیا پوچھتا ہے؟ میں نے عرض کیا:

اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَ الشَّرَابَ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ

۴۳ ترمذی جلد۲ ص۴۹، بخاری جلد۲ ص ۱۰۵۶۔ ۴۴ ترمذی جلد۲ ص ۴۷، مسند احمد جلد۳ ص ۴۲۰، جلد۴ ص ۲۲۶، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۹ ص ۴۴۳، مصنف عبدالرزاق جلد۱۱ ص ۳۹۸ حدیث نمبر ۲۰۸۳۵۔ ۴۵ مشکوٰۃ ص ۴۷۵، بخاری جلد۲ ص ۱۰۵۵۔

عَلَی اللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ ۴۶

''لوگ کہتے ہیں اُس کے ساتھ کھانا اور پانی ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نزدیک اِن چیزوں سے (یعنی چیزوں کے باوجود) ذلیل ہے''۔

انہی سے مروی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دجّال کے متعلق مجھ سے زیادہ کسی نے سوال نہیں کیے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا:

''دجّال سے تجھے کوئی ضرر نہیں پہنچے گی۔ میں نے عرض کیا' لوگ کہتے ہیں کہ اُس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر ہوگی۔ فرمایا وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) پر اِس سے زیادہ آسان ہے''۔ ۴۷

رسول کریم ﷺ فتنہ دجّال سے پناہ مانگتے:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَسْتَعِیْذُ فِیْ صَلَاتِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ ۴۸

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نماز میں دجّال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے''۔

---

۴۶ ابن ماجہ ص ۳۰۵، مسند احمد جلد۴ ص ۲۴۸۔۲۴۶، مسلم جلد۲ ص ۴۰۳۔ ۴۷ بخاری جلد۲ ص ۱۰۵۵۔ ۴۸ بخاری جلد۲ ص ۱۰۵۶۔ (ادارہ)